وہ اس مذہب کے متعلق کس قسم کی رائے رکھیں گے۔ جو مذکورہ بالا صفات و کمالات کے حامل مہدی و مسیح کو دنیا پر مسلط کرنے کا عقیدہ پیش کرتا ہے ہمارے بھائیوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے عقائد رکھ کر وہ اسلام کو کس قدر نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اور پابند آئین آزادیٔ ضمیر اور آزادی مذہب کے لئے مر مٹنے والی امن پسند اقوام میں اسے کس قدر گھناؤنی اور شرمناک شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ وہ خدا کے لئے گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے عقائد کے اثرات اور نتائج پر غور کریں۔ اور پھر اسلام کے ساتھ اپنی محبت کے دعووں کی روشنی میں انہیں دیکھ کر سوچیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے ؛

جناب شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے کا افسوسناک انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے کل شام کے سات بجے ایک طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم سلسلہ کے مخلص کارکنوں میں سے تھے۔ کئی سال تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ اور پھر ایک عرصہ تک ناظر صاحب امور عامہ کے نائب اور بعدہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے نائب رہے۔ مرحوم کی وفات قریباً ۵۴ سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ نماز جنازہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے جملہ متعلقین سے دلی ہمدردی ہے ؛

چند رباعیات

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱) عبادت اور معرفت کے لئے شکم سیری اور پرخوری زہر ہے (۱)

تعیش میں دل کو نہ اپنے لگا | کہ آئے عبادت میں تجھ کو مزا
بھرے پیٹ سے خوب آتی ہے نیند | شکم بندہ نادر پرستند خدا

(۲) خدا کا طالب کبھی نامراد نہیں رہتا (۲)

تو یاس کو بڑھا کے نہ کر اپنا عشق سرد | خالی نہیں پھرے کبھی اس در سے اہل درد
تجھ پر نہیں۔ تو ہوگا وہ پھر کس پہ مہرباں؟ | عاشق کہ شد۔ کہ یار بحالش نظر نہ کرد

(۳) نصیحت (۳)

با خداوند آشنائی کن | کعبۂ قلب را صفائی کن
بشنوی گر نصیحتم اے شوخ | بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

(۴) مضامیں نئے نئے (۴)

دنیا نئی ہے۔ اور قوانیں نئے نئے | تجدید دیں ہے۔ اور براہیں نئے نئے
سب کچھ نیا ہے جب۔ تو ہمارے بھی ذہن میں | آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں نئے نئے

(۵) عشق (۵)

کچھ علم ہو۔ کچھ عشق ہو۔ کچھ درد ہو کچھ سوز | بیدار ہوں راتیں تری۔ خاموش کٹیں دن
دیتے ہو مرے مولوی! گو خوب اذاں تم | اے مرغ سحر۔ عشق ز پروانہ بیاموز

(۶) دنیادار (۶)

اہل وفا کب اہل ملامت سے ڈرتے ہیں | قربان جان و مال وہ جاناں پہ کرتے ہیں
دنیا کے عاشقوں کی نشانی مگر یہ ہے | نقصان جو ایک پیسے کا دیکھیں تو مرتے ہیں

(۷) مقناطیس قادیاں (۷)

کشش یہاں کی ہزاروں کو کھینچ کر لائی | کہ قادیان میں ایمان ہے ثریائی
جو آ گیا۔ وہ یہیں کا ہی ہو رہا بالکل | کجا رود مگس از کارگاہِ حلوائی

(۸) اعمال صالحہ (۸)

کبھی تو چاہیئے اے دوست آخرت کا خیال | کبھی تو عیش کو چھوڑ اور عمل کا وقت نکال
نہ کام آئیں گے عقبیٰ میں مال اور دولت | کہ مال تا لب گور است و بعد ازاں اعمال

(۹) فضیلت مسیح موعودؑ (۹)

ہے یوں مثیل عیسیٰ عیسیٰ نبی سے افضل | جیسے مثیل موسیٰ موسیٰ نبی سے اکمل
آتی مثل ہے صادق العود احمد کی | نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

زعماء و انصار صاحبان قادیان کو ضروری اطلاع

انصار قادیان کے جملہ حلقہ جات کا تبلیغی پروگرام بابت ماہ جولائی ۱۹۴۳ء شائع کیا جاتا ہے۔ انصار اور زعما صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے لئے تبلیغ کی تاریخ نوٹ کر لیں۔ تاریخ مقررہ پر جو جو مقام تبلیغ کے لئے ہر ایک انصار اللہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہاں جا کر تمام دن ذریعۂ تبلیغ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ زعمار صاحبان انصار کا فرض ہوگا۔ کہ وہ سب کو تاریخ معینہ سے اطلاع دے کر تبلیغ پر بھجوا دیں۔

پروگرام تبلیغ انصار اللہ قادیان بابت ماہ جولائی مفصلہ ذیل ہے

(۱) محلہ دارالرحمت۔ محلہ دارالانوار پرانی آبادی مشتمل بہ محلہ جات۔ باب الانوار کوچہ مرزا سلطان احمد صاحب قصر خلافت تک ۱۔ یکم جولائی ۱۹۴۳ء بروز جمعرات

(۲) محلہ دارالعلوم و دارالشکر۔ حلقہ غربی پرانی آبادی مشتمل بر محلہ جات کوچہ مسجد اقصےٰ۔ چھوٹا بازار دیکی دروازہ تک۔ و اندرون کوچہ جات ۸ جولائی ۱۹۴۳ء بروز جمعرات

(۳) محلہ دارالفضل و دارالسعۃ۔ حلقہ شمالی پرانی آبادی مشتمل بر محلہ جات (قصر خلافت سے بجانب شمال) الحکم سٹریٹ۔ بڑا بازار۔ معہ اندرون کوچہ جات محلہ مغلاں۔ تمام حلقہ محلہ دارالفتوح ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز جمعرات ؛

(۴) محلہ دارالبرکات شرقی۔ محلہ دارالبرکات غربی۔ حلقہ جنوبی پرانی آبادی مشتمل بر محلہ جات احمدیہ چوک۔ کوچہ خلیفۂ اول۔ حلقہ مسجد فضل دارالصحت تک۔ حلقہ محلہ ناصر آباد ۲۲ جولائی ۱۹۴۳ء بروز جمعرات

خاکسار۔ شیر علی صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ قادیان

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب حکیم دین محمد صاحب

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

ایک دفعہ جبکہ خاکسار مسجد اقصےٰ کی طرف سے احمدیہ چوک کی طرف آرہا تھا تو میں نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوچہ زیر مسجد مبارک سے آگے مسجد اقصےٰ کی طرف اکیلے جا رہے ہیں۔ کوئی نو بجے دن کے قریب وقت تھا۔ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر السلام علیکم عرض کیا۔ اور حضور علیہ السلام کے پیچھے واپس ہو پڑا۔ راستہ میں جس قدر احمدی احباب ملتے گئے۔ السلام علیکم کہہ کر حضور علیہ السلام کے پیچھے ہوتے گئے مگر کسی کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت اقدس کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ حضور علیہ السلام مسجد اقصےٰ سے کنوئیں والے چوک میں پہونچے۔ اور وہاں سے ہوتے ہوئے بڑے بازار میں سے گذرتے ہوئے بیں طرف ایک گلی میں ہو لئے۔ اور ایک مکان کے دروازہ پر جا کر لالہ شرمپت صاحب کو آواز دی۔ جب کسی نے دروازہ کھولا۔ تو حضور علیہ السلام نے خدام سے فرمایا آپ لوگ اسی جگہ ٹھہریں۔ کچھ وقت جو اندازاً نصف گھنٹہ ہوگا۔ حضرت اقدس مکان کے اندر تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد واپس گول کمرہ والی سیڑھیوں کے ذریعہ مسجد مبارک میں داخل ہوئے۔ اور فرمایا کہ آپ میں سے کوئی صاحب شیخ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کو میرے پاس بھیجدیں۔ ہم نے فی الفور حضرت اقدس کا پیغام ڈاکٹر صاحب کو پہنچا دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب فوراً حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ لالہ شرمپت صاحب کو ناف پر پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ ان کا پیغام آیا تھا۔ کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ اور دوائی دی جائے۔ ہم انہیں دیکھ آئے ہیں۔ آپ ان کا توجہ سے علاج کریں۔ اور ادویات کے لئے اپنی گرہ سے کچھ روپے بھی ڈاکٹر صاحب کو دیئے۔ حضرت اقدس چند روز تک لالہ شرمپت صاحب کا حال پوچھتے رہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد لالہ صاحب صحت یاب ہو گئے۔

(۲)

ایک عرب جس کا نام یاد نہیں۔ وہ اپنے آپ کو بغداد کالج کا تعلیم یافتہ طبیب بتاتا تھا۔ لکھنؤ سے قادیان میں آیا۔ مسجد مبارک میں جبکہ حضرت اقدس سے گفتگو کر رہا تھا۔ تو دوران گفتگو میں اس نے اعتراض کیا۔ کہ آپ اہل زبان کی طرح ق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے۔ اور قرآن کو معمولی زبان سے ادا کرتے ہیں حالانکہ آپ کا دعوےٰ عربی میں فصاحت و بلاغت کا ہے۔ نیز آپ بات کرتے ہوئے لکنت کر رہے ہیں۔ اس پر حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کو (جو کہ ان دنوں قادیان میں وارد تھے) جوش آ گیا۔ اور انہوں نے اس شخص پر مکا اٹھایا۔ مگر حضرت اقدس نے فوراً ان کا ہاتھ دبا دیا۔ اور اس شخص کو جواب دیا۔ کہ حدیثوں میں امام مہدی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔ میری لکنت تو میری سچائی کی دلیل ہے۔ نہ کہ اعتراض کی جگہ۔ پھر اس شخص نے اعتراض کیا۔ کہ آپ کے صحبت یافتہ لوگوں میں بردباری نہیں۔ اور ان کے نفسانی جوش مرتے نہیں۔ یہ بھی آپ کے غیر صادق ہونے کی دلیل ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوئی حدیث سنائی۔ کہ اسی طرح ایک موقعہ پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں کسی نووارد نے جو مسلمان نہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی کی تھی۔ جس پر حضرت ابوبکر صدیق نے اس پر مکا اٹھایا تھا۔ مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ وہاں بھی محبت کا تقاضا تھا۔ اور یہاں بھی مگر جس کی گستاخی کی گئی۔ اس کو وہاں بھی جوش نہیں آیا۔ اور یہاں بھی نہیں آیا وہ عرب دو تین روز تک بڑے جوش و خروش سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کرتا رہا۔ اور حضرت اقدس بڑی نرمی اور محبت سے اس کو جوابات دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سیر کے وقت بھی ان کو بلا لیتے اور احمدیہ چوک میں ٹھہر کر ان کا انتظار کرتے۔ اور دوران سیر میں بھی ان کے اعتراضوں کے جوابات دیتے۔

آخر وہ عرب دوست احمدی ہو گئے اور بیعت پر آمادگی ظاہر کی۔ جب بیعت کا وقت آیا۔ تو درخواست بیعت کے ساتھ ہی جیب سے ایک چاقو بھی نکال کر رکھ دیا۔ اور کہا۔ کہ وہ لکھنؤ سے چلتے وقت اپنے دوستوں سے عہد کر کے چلا تھا۔ کہ اگر آپ مسیح موعود کے دعوے میں کاذب معلوم ہوئے تو اس چاقو سے آپ کا کام تمام کر کے خود پھانسی پر چڑھ جاؤں گا۔ اور صادق ہوئے تو بیعت کر لوں گا۔

(۳)

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم گوڑیانی ضلع ہوشیارپور کی تبلیغ سے چودھری سلطان بخش صاحب آف گڑھ شنکر احمدی ہوئے۔ یہ بڑے جوان مرد مسلمان راجپوت تھے۔ قبول احمدیت سے قبل یہ بڑے مشہور لٹھ باز تھے۔ بیعت غالباً ۱۹۰۳ء میں قادیان حاضر ہو کر کی۔ ان دنوں بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام کا ایک کمرہ (جو اس وقت مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ کا کمرہ ہے۔ مرتب) غالباً مرزا امام الدین صاحب کی مخالفت کے خوف سے راتوں رات بنوایا گیا تھا ہم طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول نے رات کو مزدوروں کا کام کیا۔ اور مالیر کوٹلہ کے بعض احمدی معماروں نے کچی اینٹ کی دیواریں چھتوں تک پہونچا دیں۔ باقی ماندہ کام کرنے کے لئے دن کو بھی معمار اور مزدور حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کی نگرانی میں کام کر رہے تھے۔ کہ مرزا امام الدین صاحب آئے۔ اور انہوں نے حضرت نانا جان صاحب مرحوم کو سخت مغلظات سنائیں۔ اور معماروں اور مزدوروں کو مار کر آلات تعمیر چھین کر لے گئے۔ چونکہ یہ منظر چودھری سلطان بخش صاحب بھی دیکھ رہے تھے۔ اور نو وارد ہونے کے باعث یہ نہ سمجھ سکے۔ کہ گالیاں دینے والا کون ہے۔ جب ان کو دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ سلسلہ کے اشد مخالف مرزا امام الدین تھے۔ تو چودھری صاحب مرحوم نے حضرت میر صاحب سے عرض کیا۔ کہ حضرت اقدس کا ذرا اشارہ درکار ہے۔ میں اپنی ذمہ داری پر ان کا ہمیشہ کے لئے علاج کر کے خاموش کرا دوں گا مگر حضرت میر صاحب نے انہیں سمجھایا کہ حضرت صاحب کا حکم صبر کرنے کا ہے آخر کار ہم لوگ جیتیں گے۔

اس کے بعد جب اندر جا کر حضرت اقدسؑ سے بھی حضرت میر صاحب نے یہ ذکر کیا۔ کہ چودھری سلطان بخش صاحب مرزا امام الدین اور ان کے ہمراہیوں کو ہمیشہ کے لئے چپ کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو حضرت اقدسؑ نے کہلا بھیجا۔ کہ آپ کا جوش اخلاص پر مبنی ہے خدا تعالےٰ اس کا اجر آپ کو دیگا بہتر ہے کہ آپ قادیان سے چلے جائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ صبر ہاتھ سے دے بیٹھیں۔ ہم کو صبر کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دے گا۔

ہندوؤں کے نزدیک اوتار کے ظہور میں ایک مہینہ باقی ہے

ہندو دہرم کے مطابق آنے والا اگست ۱۹۴۳ء ایک خاص مہینہ ہے۔ کیونکہ بقول انکے بھگوان کرشن یکم اگست کو جنم لے کر موجودہ کل یگ کو ست یگ میں بدل دیں گے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ تمام نشانات وعلامات جو کہ رشیوں نے اپنے پوتر گرنتھوں میں بیان فرمائی ہیں۔ وہ ساری کی ساری پوری ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کے پنڈتوں اور ودوانوں نے اس وشہ پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں انہوں نے صاف طور پر اقرار کیا ہے۔ کہ بھگوان کرشن یکم اگست کو ضروری جنم دھارن کریں گے۔ سورج کا مغرب سے طلوع ممکن ہے پرنتو یہ ناممکن ہے کہ بھگوان کرشن اگست ۴۳ء کو جنم نہ لیں۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب ست یگ الہ آباد لکھتے ہیں۔ کہ

جب ایک یگ۔ سماپت ہو کر دوسرا ایگ ہوتا ہے۔ تو سنسار میں بڑی اتھل پتھل (انقلاب عظیم) ہوتی ہے۔ جب سورج اور چندرما ایک راش میں اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس سمے پر ستیہ یگ شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد ٹھیک وقت پر بارش ہوگی۔ اور سب لوگ سکھی ہوں گے۔ ودوانوں کا کہنا ہے۔ کہ شراون کی اماوسیا سمت ۲۰۰۰ یعنی یکم اگست ۴۳ء کو ورد رکھا یوگ جبکہ چندرما اور سوریہ پشیہ نکھشتر میں اور برہسپتی ایک راشی پر ہو جائیں گے۔ اسی دن سے ستیہ یگ شروع ہو جائے گا۔ اور اسی دن بھگوان جنم دھارن کر کے بھگتوں کی رکھشا کریں گے۔ (آنے والا زمانہ ۱۹)

(۲) ان شلوکوں میں ستیہ یگ شروع ہونے کی جو وقت بتلایا گیا ہے۔ وہ خاص طور پر قابل غور ہے۔ یہ شلوک مہا بھارت اور وشنو پوران وغیرہ مستند دھارمک گرنتھوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستیہ یگ یکم اگست ۱۹۴۳ء مطابق سمت ۲۰۰۰ کو شروع ہو جائے گا۔ اور بھگوان جنم دھارن کریں گے۔ ادھرم کو مٹا کر دھرم کی ستھاپنا کریں گے۔ بھاوی بھارت ۱۱۷ جب سورج اور چاند ایک راشی پر آ کر جمع ہوں گے۔ تب ستیہ یگ شروع ہوگا۔ یہ یوگ یکم اگست ۱۹۴۳ء مطابق بکرمی سمت ۲۰۰۰ ساون ماس کی اماوسیا کو آنے والا ہے۔ اس دن دیمان ۳۲ گھڑی ۶ پل سوموار پشیہ نکھشتر ۱۸ گھڑی ۵۵ پل کرک راشی میں چندرما ہوگا۔ دوسرے دوسرے دن سورج کرک راشی میں داخل ہو چکا ہوگا۔

یہ دن بھارت ورش میں سنہری دن ہوگا جبکہ ستیہ یگ مہاراج تشریف لے آئیں گے اور کل یگ اپنے ۴۸۰۰ سال ختم کر کے ۲۰۰ سال کے آرام کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ یہ یگ یکم اگست ۱۹۴۳ء کو شروع ہو جائے گا۔ (بھاوی بھارت ص۳۳)

(۴) جب کل یگ کے ختم ہونے کا وقت ہوگا۔ تب دنیا میں خطرناک حوادث ہونگے بھیانک لڑائیاں ہوں گی۔ آسمان پر ایک دمدار ستارہ نکلے گا۔ جو کہ کل یگ کی سماپتی کا نشان ہے۔ جیوتش کے مطابق یہ یوگ یکم اگست ۴۳ء کو ۶ گھڑی اور ۳۰ پل پر شروع ہوگا۔ ست یگ ۳۲ اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں۔ جن میں ہندو پنڈتوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ بلحاظ مذہبی کتب کے اور کیا بلحاظ جیوتش کے کیا بلحاظ زمانہ کے ہر طرح سے یہ ثابت ہے۔ کہ یکم اگست کو ستیہ یگ شروع ہو جائیگا۔ اور بھگوان کو اس سے پہلے جنم دھارن کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہندو عقیدہ کے مطابق یہ ضروری ہے۔ کہ یکم اگست سے پہلے پہلے بھگوان جنم دھارن کریں۔ کیونکہ وہ مانتے ہیں۔ کہ یگ کو تبدیل اوتار ہی کیا کرتا ہے۔ جب تک اوتار نہ ہو یگ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ بھگوان کرشن یکم اگست سے پہلے پہلے اوتار دھارن کر لیں۔

اس کے علاوہ ہندو بھائیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ آنے والا اوتار کسی خاص قوم یا جاتی کا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ سارے سنسار کے لئے آئے گا۔ وہ ہر دھرم کا نمائندہ ہوگا۔ وہ مسیح بھی ہوگا۔ اور مہدی بھی کلکی اوتار بھی ہوگا۔ اور وہ بدھ کا اوتار بھی ہوگا۔ تمام قومیں انہیں اپنا خیال کریں گی۔

چنانچہ ستیہ یگ میں ہندو دھرم کے مشہور سنیاسی سوامی بھولا ناتھ جی لکھتے ہیں کہ سنسار کی تمام مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ کسی روحانی انسان کا جنم ہونے والا ہے۔ جس کے آنے سے تمام دکھ دور ہو جائیں گے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ کرشن اوتار ہوگا۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت امام مہدی تشریف لائینگے۔ سکھوں کا وشواس ہے۔ کہ کلکی اوتار آئینگے عیسائیوں کا کہنا ہے۔ کہ نہیں حضرت مسیح آسمان سے اتریں گے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ روحانی وجود ایک ہوگا۔ یا ہر ایک جاتی اور قوم کے لئے علیحدہ علیحدہ اوتار ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں" وہ ایک ہی وجود ہوگا۔ ہندو اسے اپنی نگاہ سے دیکھیں گے مسلمان اسے اپنا جانیں گے۔ سکھ اس کو اپنا سمجھیں گے اور عیسائی انہیں اپنا پائیں گے۔ گویا وہ ایک شیشہ ہوگا۔ جس میں ہر مذہب والا اپنی اپنی شکل دیکھے گا۔ ان کو کوئی پرایا نہیں جانے گا۔ جس طرح دریا کا پانی ہر ایک پیاسے کی پیاس دور کرتا ہے۔ اسی طرح ورتمان تمام دھرموں کے ماننے والوں کا سدھار کرے گا۔ اور ان کی روحانی پیاس کو دور کر کے گیان روپی جل ان کو پلائیگا۔ (ستیہ یگ ستمبر ۱۹۴۰ء)

ایڈیٹر ست یگ لکھتا ہے۔

"سبھی دھرموں اور مذہبوں کے ماننے والے اسے محبت کی نظر سے دیکھیں گے۔ اسے الگ الگ ناموں سے پکاریں گے۔ جیسے اوتار۔ مہدی۔ مسیح۔ گورو وغیرہ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ تمام مذاہب میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو دور کر کے ایک ایسا ستیہ مارگ بتائے جس پر تمام دھرم مل کر آپس میں محبت اور شانتی سے رہیں۔ (ست یگ ۱۹ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

۳۔ اوتار کے متعلق ستیہ یگ میں کتنے ہی ودوانوں کے مضامین نکل چکے ہیں۔ جن میں ہر ایک نے اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ کہ آیا اوتار پیدا ہو چکا ہے یا ہوگا۔ بعض ودوانوں کی یہ رائے ہے کہ اوتار پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ کسی پوشیدہ جگہ پر بیٹھا ہے۔ اور بعض کی یہ رائے ہے کہ نہیں وہ یکم اگست کو ہی ظاہر ہوں گے لیکن اس وشہ میں سب متفق ہیں۔ کہ موجودہ بے چینی اور دکھ یقیناً کسی ایشوری شکتی کی وجہ سے ہیں۔ پرماتما اپنی پرجا کو بلا وجہ دکھ نہیں دیتا۔ یقیناً یہ دکھ پرماتما کے حکم کے نہ ماننے کی وجہ سے ہیں۔ اس روحانی شکتی کے متعلق تمام دھرم والے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کی بناء پر یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ سنسار شانتی ستھاپن کرنے کو آئیگا وہ ایک ہی ہوگا۔ چاہے اس کو مہدی کہو یا مسیح یا اوتار۔ الغرض وہ ایک ہی شکتی ہوگی جس میں تمام روپ سندرتا سے دکھائی پڑیں گے۔ ستیہ یگ ۱۹۴۰ء ماہ مارچ

پنجابی کے مشہور ماہوار ویر بھارت نے کرشن نمبر میں بھگوان کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔

نہ کلنک اوتار آ اے امام دوجہاں\
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور\
تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح\
تو شہ سکان بستی تو شہنشاہ طیور

(ویر بھارت اگست ۱۹۳۷ء)

خاکسار مہاشہ محمد عمر (باقی)

جماعت احمدیہ امرتسر کا تبلیغی جلسہ اور غیر احمدی مولویوں کی فساد انگیزی

جماعت احمدیہ امرتسر کی طرف سے منعقدہ ایک تبلیغی جلسے میں بعض غیر احمدی مولویوں کی فساد انگیزی کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اسی جماعت نے ۲۰ جون سنہ ۱۹۴۲ء کو بوقت ۱۰ بجے شب موضع کوٹ سید محمود متصل امرتسر میں بصدارت سید بہاول شاہ صاحب ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت اور نظموں سے شروع ہوئی۔ جناب صدر صاحب نے بالتفصیل جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریر اسلام اور سکھ پنتھ کے موضوع پر ہوئی۔ سکھوں نے گیانی صاحب کے عالمانہ خیالات کو نہایت پسندیدگی اور شوق سے سنا۔

دوران جلسہ میں بعض غیر احمدی مولوی مسلح ہو کر لٹھ بند عوام کے ساتھ جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے اور فساد برپا کرنے کیلئے آدھمکے۔ اور ڈنگوروں۔ کلہاڑیوں۔ تلواروں اور ڈانگوں کو اٹھائے دائیں بائیں گھماتے اور ننگی تلواروں کو چمکاتے۔ نعرے لگاتے اودھم مچاتے اور شور ڈالتے ہوئے سینکڑوں کی تعداد میں مشتعل ہجوم نے جلسہ پر گھیرا ڈال لیا۔ صدر صاحب نے احمدی احباب کو پُر امن رہنے اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق تحمل و برداشت کا صحیح نمونہ دکھانے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ کوئی دوست اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کرے۔ زبان ہاتھ کو قابو میں رکھے اگر کوئی شہید بھی ہو جائے۔ تو اُف تک نہ کرے۔ دشمن کے ظلم و تعدی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرو۔

مولویوں کی تلواریں اور جہلا کی لاٹھیاں راہ حق و صداقت سے ہمیں ڈگمگا نہیں سکتیں اطمینان سے بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنیں

مخالف ملاؤں نے اپنا اسٹیج سامنے کی طرف لگایا۔ پھر وہاں سے اٹھا کر عقب میں۔ پھر وہاں سے بھی اٹھا کر سامنے۔ پھر بائیں پہلو پر۔ اور بالآخر ہمارے سامنے اسٹیج لگا کر شور مچانے لگے۔

ایک ملاں صاحب ہمارے صدر صاحب کو اس طرح پکارنے لگے۔ صدر صاحب جناب صدر۔ صدر۔ مسٹر صدر۔ صدر ود و صدر ا (اس کے بعد نہایت ہی خلاف تہذیب الفاظ سے پکارا) وہ دیر تک صدر صدر کی گردان کرتا رہا۔ مگر سید بہاول شاہ صاحب نے کوئی جواب نہ دیا۔ آخر وہ اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد مفسدین بڑھ کر ہماری اسٹیج کے قریب آگئے۔ اور گالیاں بکنے لگے۔ اس پر گاؤں کے سکھ معززین نے انہیں روکا اور دھمکایا۔ کہ اگر تم شر انگیزی سے باز نہیں آؤ گے۔ تو ہم دوسری طرح سیدھا کریں گے۔ اس پر مولوی جو اس باختہ ہوگئے۔ تلواریں میان میں کرلیں۔ معززین کے ذریعے معاندین کو کہا گیا۔ کہ آپ لوگ اگر مناظرہ پر مصر ہیں۔ تو تحریری چیلنج دیں۔ شرائط طے کرلیں۔ اور حفظ امن کی ذمہ داری گاؤں کے ذمہ وار اشخاص اٹھائیں۔ اس پر وہ رضامند نہ ہوئے۔ اور کھسیانے ہو کر مسجد میں جا کر پھر گالیاں دینے لگے سکھ صاحبان نے اعلان کیا کہ ہم احمدی مقررین کی تقریریں سنیں گے۔ جن کو ناپسند ہو۔ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ ہمارے پُر امن رویہ اور مظلومیت سے غیر مسلم اور سکھ صاحبان بہت متاثر ہوئے ۱۲½ بجے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس شور و غل کے باوجود ہمارا جلسہ جاری رہا۔ اور مولوی اپنی سازش میں ناکام رہے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ مولویوں نے سپرنٹنڈنٹ

پولیس کو تار دیا ہوا تھا کہ احمدی گاؤں پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اس لئے وہ فتنہ انگیزی کر رہے تھے۔ کہ بلوا کر کے تار کے مضمون کو سچا ثابت کر سکیں۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے ان کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

دوسرے روز پولیس نے وہاں جا کر حالات معلوم کئے۔ اور اسیر مولویوں کا جھوٹ واضح ہو گیا۔ خاکسار غلام حیدر نائب سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر

ثواب سے محروم نہ رہو

آپ اپنے دل کو یہ کہہ کر ہرگز تسلی نہ دیں۔ کہ ابھی بہت وقت ہے آخر میں دیدینگے کیونکہ یہ نفس کا دھوکا ہے۔ بسا اوقات آخری وقت میں دینے کا ارادہ کرنے والے آخر میں بھی دینے کی توفیق نہیں پاتے۔ اور ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس تم دوسروں کے مونہوں کی طرف مت دیکھو۔ تم اپنی زبان کو خدا کی زبان سمجھو۔ اور اپنے ہاتھوں کو خدا کے ہاتھ سمجھو۔ تا خدا کی رحمت تم پر نازل ہو۔

"یاد رکھو! خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا"

گو نصف سے زیادہ سال بھی گذر گیا۔ اور آخری وقت سال کا قریب آگیا۔ مگر آپ اس دھوکہ میں ہرگز نہ رہیں۔ کہ سال کے آخر میں ادا کرلیں گے۔ کیونکہ آخر میں ادا کرنے کا ارادہ کرنے والے اکثر فیل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ آخر میں دینے کا خیال دل سے نکال کر ۳۱ جولائی تک ادا کرنے کی جدو جہد کریں۔ تا آپ اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ ثواب کے حاصل کرنے والے ہوں

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

بحر روم عربوں کے زمانے میں

نہر سویز بنانے کا خیال ابتدائی عباسی خلفا سے منسوب کیا جاتا ہے مگر بہر حال اس خیال کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا اور صلیبی لڑائیوں کے بعد سے تو اس کو اسلام کیلئے ایک زبردست خطرہ سمجھا جانے لگا۔ تقریباً اسی وقت سے بحر روم میں اسلامی تجارت اسلامی بندرگاہوں تک محدود ہوگئی۔ عیسائی ممالک سے تجارتی تعلقات کی سختی کے ساتھ مخالفت کی جاتی تھی۔ اور عیسائی اور مسلمان دونوں اس خیال کے پابند تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکندریہ کا بندرگاہ نیز اور بہت سے قدیمی بندرگاہ تباہ و برباد ہو گئے اور تیونس شمالی افریقہ اور ہسپانوی بندرگاہوں کے درمیان آمد و رفت کا مرکز بن گیا۔

صلیبی جنگوں کے شروع ہونے سے بحر روم صرف اسلامی جہازوں کیلئے وقف نہیں رہا مسلمانوں کے قبضہ سے اسپین کا ایک بڑا حصہ نکل گیا۔ جزیرہ سسلی اور اطالوی ساحل پر اسلام کا تسلط باقی نہیں رہا۔ اسی زمانہ میں اطالوی بندرگاہ جنوا اور پیسا نے ترقی کرنی شروع کی۔ اس بحری تسلط کے انتقال میں عملی طور سے بہت ہی کم شدت برتی گئی۔ اسکے معنی یہ تھے کہ عیسائی جو پہلے مسلمانوں کے تحت ملاحوں یا غلاموں کی حیثیت سے جہاز چلاتے تھے۔ اب خود اپنی مرضی اور اپنے فائدہ کیلئے جہاز چلانے اور تجارت کرنے لگے۔ انہوں نے مسلمانوں کی بہت سی جہاز رانی کی اصطلاحات استعمال کرنی شروع کیں۔ چنانچہ جہاز رانی کی موجودہ بین الاقوامی اصطلاحوں میں بہت سے عربی الاصل الفاظ ملتے ہیں مثل ایڈمیرال۔ کیبل۔

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبت ۶۸۰۰ منکہ منشی نور احمد ولد غلام نبی قوم مہاس راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن دہ ۲۴ ڈاکخانہ راوتیانی ضلع نوابشاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۳۲ ایکڑ زمین دہ ۲۴ میں اور ۱۶ ایکڑ دہ ۲۴ جمڑاؤ میں ہے۔ یہ ساری ۴۸ ایکڑ زمین جمڑاؤ سٹانٹ ایکٹ ء۳ کے ماتحت ہے۔ اس کی موجودہ قیمت تخمیناً ۲۴۰۰ روپے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جائداد کی قیمت میں سے جو رقم اپنی زندگی میں بمد وصیت جمع کراؤں بعد ازاں وضع کی جائے گی۔ والسلام

العبد نور احمد ولد غلام نبی۔ گواہ شد:۔ غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ سندھ۔ گواہ شد انور علی پسر موصی کلرک سندھ سیکرٹریٹ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ کراچی صدر

نمبر ۶۷۹۶ منکہ حیات بی بی زوجہ مہر دین قوم جٹ پیشہ دایہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بھاگوال ڈاکخانہ بھاگوال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف حق مہر مبلغ -/۴۶۰ روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ -/۴۶ روپے ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ اگر کچھ حصہ بقایا رہ جائے۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میرے وارثوں سے وصول کر لیں۔ نیز اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں کوئی جائیداد ہوگی۔ تو اس کی بھی اطلاع دے دوں گی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مسماۃ حیات بی بی زوجہ مہر دین صاحب۔ گواہ شد:۔ مہر دین خاوند موصیہ مسماۃ حیات بی بی ساکن بھاگوال تحصیل سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی ساکن ککھانوالی ڈاکخانہ پھلورہ تحصیل پسرور۔ بقلم خود علی محمد۔

نمبر ۶۷۹۹ منکہ صادقہ بیگم زوجہ مولوی محمد شریف قوم رجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

کانٹے وزنی ایک تولہ۔ کلپ ایک تولہ۔ سوئی انگوٹھی ۹ ماشے طلائی قیمت -/۲۲۵ روپیہ۔ چوڑیاں نقرئی ایک چھٹانک وزنی۔ قیمت -/۱۵ روپے۔ مہر مبلغ چار صد روپیہ۔ یہ میری کل جائیداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد:۔ صادقہ بیگم بنت فضل محمد صاحب مہاجر قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد شریف مولوی فاضل موصی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ عبد الرحیم

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم جولائی ۱۹۴۳ء سے مندرجہ ذیل گاڑیوں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلی عمل میں آئیگی

گاڑی کا نمبر	جس سٹیشن سے چلے گی	روانگی	جس سٹیشن تک جائیگی	آمد
۶ ڈاؤن	لاہور	۱۰ — ۱۸	لدھیانہ	۳۴-۲۲
۱۰۸ [illegible]	[illegible]	۳۰ — ۸	پٹھانکوٹ	۲۵-۲۲
۱۳۲ ڈاؤن	لاہور	۲۰-۱۷	امرتسر	۳۰-۱۸
۱۰۷ اپ	پٹھانکوٹ	۱۵-۸	لاہور	۲۵-۱۲
۳۱۸ ڈاؤن	چھینہ	۳۰-۹	دھاریوال	۳۰-۹
۱۲۳ اپ	سکھالہ	۲۸-۹	راولپنڈی	۱۸-۱۰
۳۳ اپ	″	۲۵-۱۳	″	۷-۱۴
۲۵۱ اپ	خوشاب	۴۰-۱۳	ملکوال	۳۰-۱۷
۸۹ اپ	شورکوٹ روڈ	۴۶-۹	لالہ موسیٰ	۴۵-۲۲
۲۵۱ اپ	بھیرہ	۱۸-۱۹	ملکوال	۲۵-۲۰
۹۰ ڈاؤن	سرگودھا	۲۵-۱۰	شورکوٹ روڈ	۲۵-۱۶
۲۵۸ ڈاؤن	ملکوال	۵۰-۱۷	بھیرہ	۵۵-۱۸
۷۰ ڈاؤن	″	۴۷-۱۶	شورکوٹ روڈ	۱۰-۱
۳۳۲ ڈاؤن	نگروٹہ	۴۵-۷	پٹھانکوٹ	۴۸-۱۲
۳۳۱ اپ	پٹھانکوٹ	۵۸-۱۲	نگروٹہ	۵۶-۱۷
۴۴ ڈاؤن	خانیوال	۴۵-۴	پیراں غائب	۳۸-۵
۳۰۵ اپ	جالندھر شہر	۱۰-۱۱	لودھیاں خاص	۱۵-۱۳
۱۵۸ ڈاؤن	بٹالہ	۴۰-۲۱	قادیان	۱۵-۲۲

۲۔ اسی تاریخ سے ۴۴ ڈاؤن شام کوٹ اور ریاض آباد کے سٹیشنوں پر نہیں ٹھہریگی۔

۳۔ ۳۳ اپ لوہی بھیر پر بغیر ٹھہرے گذر جائیگی اور ۱۲۳ اپ وہاں ٹھہریگی۔

۴۔ درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

احمدیہ سوڈا واٹر فیکٹری قادیان ۱۸/۵/۴۳

نمبر ۶۸۰۱ منکہ اقبال احمد شمیم ولد محمد عالم خان مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن نند پور ضلع سیالکوٹ ڈاک خانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت مجھے اپنی غیر منقولہ جائیداد کا صحیح علم نہیں ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ ان تفصیلات کے بغیر ہی میری وصیت قبول کرلی جائے۔ آجکل تو حالات ایسے ہیں کہ آئندہ کافی دیر تک میں صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں تفصیلات بھیج نہ کر سکوں گا۔ مگر جب بھی پہلا موقعہ ملا۔ میں انشاءاللہ اپنی غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو بھیج دونگا۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ آجکل تقریباً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میری وفات پر جسقدر روپیہ یا جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کے نام کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اور اپنی آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ فقط العبد۔ احقر اقبال احمد شمیم۔ گواہ شد۔ انور احمد کاہلوں ۸ کلائیو روڈ کلکتہ گواہ شد۔ عزیز احمد چوہدری سیکنڈ لفٹیننٹ ۱۷ ڈوگرا رجمنٹ۔

نمبر ۶۸۰۳ منکہ عبد الحمید ولد قاضی کریم اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک حال پٹھانکوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا اس وقت میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت کمیشن بکری باٹا سوز وغیرہ ہے۔ میں تازیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کرونگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم عبد الحمید ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد۔ حمید اللہ سب جج پٹھانکوٹ ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد۔ نور الدین ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ ۲۱/۵/۴۳

نمبر ۶۸۰۴ منکہ عبد الوحید ولد اللہ داد خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کرٹیال ڈاک خانہ خاص ضلع امرتسر صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا والد صاحب زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بطور تنخواہ مبلغ ۸۰/- روپے (۶۴/- روپے اصل تنخواہ- ۱۶/- روپے سائیکل و مہنگائی الاؤنس) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

المرقوم عبد الوحید انسپکٹر دکانات دادارۂ تجارت پٹھانکوٹ۔ ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد۔ حمید اللہ سب جج پٹھانکوٹ ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد۔ نور الدین ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ

۲۱/۵/۴۳

دیاسلائیوں کے متعلق ایک ضروری مشورہ

"وِمکو" دیاسلائی تیار کرنے والوں نے ایک خاص پریس اپیل کے ذریعہ سے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ چونکہ جنگ کے باعث دیاسلائی کیلئے وہ اجزاء دستیاب نہیں ہوتے جن کے ذریعہ دیاسلائی کو موسم برسات کی نمی سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے دیاسلائی کی ڈبیوں کو جہانتک ممکن ہو خشک رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر گیلی ہو جائیں۔ تو انہیں آگ کے پاس رکھ کر خشک کر لینا چاہیئے۔ امید ہے کہ پبلک اس مشورہ پر عمل کرے گی +

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۶؍جون - انٹی سٹرائک بل کے معاملہ پر پریذیڈنٹ روزویلٹ کو شکست ہوئی ہے - اور یہ امریکہ کی تاریخ میں پہلا موقعہ ہے کہ کانگرس (پارلیمنٹ) نے صدر کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے انٹی سٹرائک بل کو جو کانگرس نے پاس کر دیا تھا - اپنے خاص اختیارات سے نامنظور کر دیا - مگر کانگرس نے مسٹر روزویلٹ کے خلاف رائے دی - اور اس طرح پریذیڈنٹ روزویلٹ کی نامنظوری کے باوجود انٹی سٹرائک بل کو قانونی شکل دے دی۔

نیویارک ۲۶؍جون - مغربی پنسلوینیا میں کوئلہ کی کانوں پر پکٹنگ پھر شروع ہو گیا ہے - آج دو لاکھ کان کنوں میں سے ایک لاکھ پچیس ہزار کام پر حاضر نہیں ہوئے۔ مغربی ورجینیا میں دس ہزار اشخاص بے کار ہیں۔ ۱۲ بارود کی بھٹیوں میں سے دس ٹھنڈی پڑی ہیں۔ پٹس برگ میں چار مزید بارود کی بھٹیوں کے بند کرنے کا سٹیل کارپوریشن نے اعلان کر دیا ہے - پنسلونیا کے دو حصوں میں ۵۳ کانیں بند ہو چکی ہیں - مسٹر جان لوئیس سنے گورنمنٹ کے ساتھ معاہدہ کے بعد ان مزدوروں کو کام پر واپس جانے کی ہدایت کی تھی مگر انہوں نے اس ہدایت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۲۶؍جون - پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ویسٹ سینٹ کے نام جو پیغام ارسال کیا ہے - اس میں فوجی عمر ۴۵ سال سے ۶۰ سال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۶؍جون - سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ادویہ کی قیمتوں پر بھی کنٹرول عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس سے پہلے صرف چند دواؤں کی قیمتیں مقرر ہیں - مگر اب صوبائی حکومتوں کے ساتھ تمام بڑی بڑی ادویہ پر کنٹرول عائد کرنے کے معاملہ پر خط و کتابت کی جا رہی ہے۔

پشاور ۲۷؍جون - مہمند قبیلہ کے سرداروں کے ایک جرگہ نے گورنر صوبہ سرحد کو پیغام بھیجا ہے - جس میں جنرل آکن لک کے کمانڈر انچیف انڈیا مقرر کئے جانے پر ملک معظم کا شکریہ ادا کیا گیا ہے - اور ان کے زیر کمان ملکی حفاظت کے لئے قربانیاں کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے جنرل موصوف کو بھی وفاداری کا پیغام ارسال کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۷؍جون - اتحادی طیارے گذشتہ آٹھ روز سے مغربی یورپ پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں - کل بھی انہوں نے شمال مغربی علاقہ کی خبر لی - اور سمندر میں اہم رستوں پر سرنگیں بچھائیں - آج صبح شمالی فرانس پر انہوں نے حملہ کیا - دشمن کے تین طیارے برباد کر دیئے گئے - بحیرہ روم کے علاقوں میں اتحادی طیاروں نے کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی - صرف دیکھ بھال کے لئے پرواز کی - جمعہ کے دن ایک سو امریکن طیاروں نے اٹلی کی بندرگاہ میسینا پر حملہ کیا - اور اہم ٹھکانوں پر دو دو ٹن وزن کے گولے پھینکے - اسی رات کو انگریزی طیاروں نے اسی مقام پر بڑے زور کا حملہ کیا - دشمن کے لڑاکے طیاروں نے سخت مقابلہ کیا - اس سے قبل کسی حملہ میں دشمن کے اتنے طیارے مقابل پر نہ آئے تھے - ان میں سے ۲۵ گرا لئے گئے - گذشتہ رات برطانی طیاروں نے نیپلز کی بندرگاہ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔

دہلی ۲۷؍جون - انڈیا کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے برما میں کلیو کے علاقہ میں جاپانی چھاؤنیوں پر زور کا حملہ کیا - حملہ کے بعد ہمارے سب طیارے واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۷؍جون - امریکن طیاروں نے رباؤل کے جاپانی ٹھکانے پر حملہ کیا - بم ٹھیک نشانہ پر لگے - نیوگنی کے شمالی کنارہ پر لے "کی جاپانی چھاؤنی پر بھی حملہ کیا گیا - یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ اس سے قبل ایسا نہ کیا گیا تھا - یکم مئی سے ۲۶؍جون تک اس علاقہ میں ۴۵۵ جاپانی طیارے برباد کر دئے گئے - یا ان کو نقصان پہنچا۔

ماسکو ۲۷؍جون - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی توپوں نے ڈونٹز کے محاذ پر اس جگہ بڑے زور کی گولہ باری کی - جہاں سے جرمن کل دریا کو عبور کرنے کی کوشش کر رہے تھے - جرمن فوجوں میں افراتفری مچ گئی - اور وہ بہت سا سامان جنگ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے - روسی طیاروں نے جرمن ہوائی اڈوں اور ریلوے جنکشنوں پر زور کی بمباری کی۔

لاہور ۲۷؍جون - ٹرانسپورٹ آفیسر پنجاب گورنمنٹ نے پکی سیدھی سڑکوں پر چلنے والی بسوں کا کرایہ چار سے پانچ پیسہ فی میل بڑھا دیا ہے - مسافروں کا سامان حفاظت سے پہنچانے کی ذمہ داری بس ڈرائیوروں پر ڈالی گئی ہے۔

لاہور ۲۷؍جون - حکومت کی طرف سے لوگوں کو پھر ایک بار توجہ دلائی گئی ہے - کہ باہر جانیوالے خطوط کے باہر بھی اور اندر بھی اپنا نام و پورا پتہ ضرور لکھا کریں - اور خط کے باہر اس بات کی تصدیق ہونی چاہیئے - کہ وہ کس زبان میں ہے - اگر ان ہدایات پر عمل نہ ہوا - تو خطوط روک لئے جائیں گے یا بھیجنے والے کو واپس کر دئے جائیں گے - تجارتی خطوط کے بارہ میں صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔

لنڈن ۲۸؍جون - یونان کے چھاپہ مار دستوں نے وہ ریلوے لائن کاٹ دی ہے جو جنوبی یونان کو یورپ سے ملاتی ہے - کریٹ اور جزائر ڈوڈیکانیز کو اسی کے ذریعہ رسد وغیرہ جاتی ہے - کچھ روز تک یہ بند رہے گی - شمالی یونان میں یونانیوں نے ایک اطالوی فوج کو مار بھگایا۔

لنڈن ۲۸؍جون - جنرل ڈیگال ٹیونس میں فوجوں کا معائنہ کرنے کے بعد واپس الجیریا پہنچ گئے ہیں - آپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادیوں سے فرانسیسیوں کے دل بالکل مل گئے ہیں۔

لنڈن ۲۸؍جون - کل ہالینڈ کے کنارے کے پاس برطانی طیاروں نے دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے تین محافظ جہاز ڈبو دیئے - ایک مال بردار کو بھی نقصان پہنچا - ہالینڈ کے جرمن جنرل شمٹ کو جبکہ وہ سرکاری کام پر فرانس جا رہا تھا - مار دیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۸؍جون - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں لڑائی کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی بحیرہ اسود میں ایک جرمن آبدوز غرق کر دی گئی - پچھلے ہفتہ میں ۲۱۱ جرمن طیارے برباد کئے گئے - اور بہت سے زمین پر تباہ ہو گئے - اس عرصہ میں روسیوں کے صرف ۷۴ طیارے ضائع ہوئے۔

گذشتہ جمعہ کو روسی طیاروں نے بریانسک پر جو حملہ کیا تھا وہ ایسا سخت تھا کہ اس سے قبل ایسا نہ ہوا تھا - اس مہینہ میں اس شہر پر یہ پندرھواں حملہ تھا - اور ریل پر بھی سخت حملہ کیا گیا - جرمن ریل گاڑیوں میں جن میں فوجیں تھیں آگ بھڑک اٹھی۔

واشنگٹن ۲۸؍جون - ادھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت سامان دینے کے افسر نے ایک بیان میں کہا کہ گذشتہ ماہ کے آخر تک شمالی افریقہ میں چار کروڑ ڈالر کا سامان بھیجا گیا - اور عربوں میں بہت سی اشیاء وہاں کی تقسیم کی گئیں - تا وہ ہمارے ہمدرد بن جائیں - اگر عرب ہماری مدد نہ کرتے - تو وہاں اس قدر جلد کامیابی محال ہوتی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر